10 ادائیگی اور چکتائی کا نظام

10.1 عمومی جائزہ

مالی استحکام کے تحفظ اور معیشت میں معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے ادائیگی کا مؤثر اور بہتر انفراسٹرکچر ضروری ہے۔ لین دین کی تیز رفتار چکتائی اور اعتماد بڑھنے سے مالی خطرات میں کمی آتی ہے اور زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت میں تقویت سے اس کے مؤثر نفاذ میں بھی مدد ملتی ہے۔ مرکزی بینک ادائیگی کے نظام کی نگرانی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور ان کے پاس نظام کے قیام اور اسے موزوں طور پر چلانے کے لیے وسیع اختیارات ہوتے ہیں۔

پاکستان میں ادائیگی کے نظام میں بتدریج تبدیلی آئی ہے۔ یہ ادائیگی کے روایتی نقد اور کاغذ پر مبنی طریقوں سے ترقی پا کر بھرپور تکنیکی نظام بن گیا ہے۔ ارتقا کے اس عمل میں 'بین البینک بروقت چکتائی کے پاکستانی طریقے' (پرزم) کی تخلیق سب سے اہم پیش رفت ہے۔ یہ ادارہ بلند مالیت کی لین دین کے لیے یکم جولائی 2008ء کو قائم کیا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے شرکا کی آسانی اور ان کی رہنمائی کے لیے پرزم آپریٹنگ رولز جاری کیے ہیں۔

مزید برآں اسٹیٹ بینک نے خردہ ادائیگیوں کے لیے اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے استعمال کی مسلسل حوصلہ افزائی کی ہے اور اس کے لیے موزوں پالیسی ماحول فراہم کیا جا رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں اسٹیٹ بینک نے اے ٹی ایم آپریشنز، کارڈ ہولڈرز کے مسائل اور اے ٹی ایم سودوں کی اندرونی و بیرونی چکتائی کو معیاری بنانے کے لیے کئی رہنما خطوط جاری کیے ہیں جس کے نتیجے میں الیکٹرانک سودوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران سودوں کی مجموعی تعداد میں الیکٹرانک سودوں کا حصہ بڑھ کر 32.3 فیصد ہو گیا جبکہ مالی سال 06ء میں یہ 18.9 فیصد تھا۔

اس باب میں ادائیگی کے الیکٹرانک طریقوں کے ذریعے ہونے والے بلند قدر اور خردہ سودوں دونوں کی حالیہ پیش رفت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں پرزم کے آغاز اور مالی خطرات کم کرنے کے اثرات کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں مالی سال 09ء میں خردہ ادائیگیوں کے نظام میں پیش رفت کا جائزہ دیا گیا ہے جبکہ آخری حصہ باب کا اختتامیہ ہے۔

10.2 بین البینک بروقت چکتائی کا پاکستانی طریقہ (PRISM)

بلند قدر کی لین دین کے لیے یکم جولائی 2008ء سے پرزم نے اپنے کام کا آغاز کیا۔ یہ ادائیگی کا ایسا نظام ہے جس کے تحت شرکا کو مرکزی بینک میں ان کے سیٹلمنٹ کھاتوں کے ذریعے بین البینک اور دیگر اہم ادائیگیاں بروقت کی جاتی ہیں۔ تمام کمرشل بینک[1] اور 3 ترقیاتی مالی ادارے اس کے براہ راست شریک ارکان ہیں۔ پرزم میں دیگر شرکا کے زمروں بشمول ذیلی شرکا، بالواسطہ شرکا اور خصوصی شرکا کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ ان شرکا کو اپنی شرکت کے معیار کے مطابق پرزم کی مخصوص خدمات استعمال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ براہ راست شرکا کا براہ راست رابطہ اور نظام میں سیٹلمنٹ کھاتہ ہوتا ہے اور وہ نظام میں موجود تمام اقسام کے سودوں کو استعمال کرنے کے قابل ہوتے ہیں جبکہ دوسری جانب خصوصی شرکا کا درجہ رکھنے والے کلیرنگ ادارے پرزم کے ذریعے صرف نیٹ کلیرنگ نتائج بھیج سکتے ہیں۔[2]

پرزم بروقت ادائیگیوں کی چکتائی اور حکومتی تمسکات سے متعلق ادائیگیوں کی اہم خدمات پیش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ نظام براہ راست شرکا[3] کے درمیان حکومتی تمسکات کی آن لائن ٹریڈنگ کی سہولت بھی دیتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان سودوں کو بروقت کرنے کے لیے شرکا کے سیٹلمنٹ کھاتوں میں مناسب رقم ضروری ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے شرکا کے پاس دو اختیارات ہیں۔ ایک، رقم کی دستیابی تک ادائیگی اگلی تاریخوں میں کی جا سکتی ہے۔ شرکا اپنی ترجیحی سطحیں تبدیل کر کے خود اپنی کیوز کا انتظام کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ شرکا اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت امروز کی ضمانتی سہولت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی منظور شدہ حکومتی تمسکات کے بدلے سیالیت امروز کی سہولت کی اجازت ہے۔ کسی بھی بینک کی جانب سے سیالیت امروز کے لیے درخواست پر پرزم خود بخود بینک کے جزدان کو اسٹیٹ بینک کے سیالیت امروز جزدان میں سیالیت امروز کی اہل تمسکات کو منتقل کر دیتا ہے اور اسی کے ساتھ ان تمسکات کے بدلے پرزم میں بینک کے سیٹلمنٹ کھاتے میں قرضہ فنڈز دیتا ہے۔ شرکا کو اپنے سیالیت امروز سودوں کو چکتا کرنے کے لیے اسی دن سیالیت امروز واپس خریدنے کی درخواست دینا ہوتی ہے۔ کھاتے

[1] کلیرنگ ہاؤس (نفٹ) کی رکنیت رکھنے والے کمرشل بینکوں کے لیے پرزم میں براہ راست شریک کار کے طور پر شامل ہونا لازمی ہے۔

[2] تفصیلات کے لیے دیکھیے پرزم آپریٹنگ رولز http://www.sbp.org.pk/rtgs/PRISM-OprRules.pdf

[3] پرزم بین البینک فنڈز کی منتقلی، فراہمی بمقابلہ ادائیگی، فراہمی مقابلہ آزاد، اپنے کھاتے سے منتقلیاں، سیالیت امروز اور کثیرالجہتی خالص چکتائی کے سودوں کی سہولتیں دیتا ہے۔

میں مناسب رقوم کی دستیابی کی صورت میں تمام غیر چکتا سیالیت امروز کے سودے دن کے اختتام پر خود بخود چکتا ہو جاتے ہیں۔ نامناسب رقم کی صورت میں اسٹیٹ بینک کے پاس سیالیت امروز کے ذریعے حاصل کی گئی تمسکات پر جرمانہ یا واپس لینے کا اختیار ہوتا ہے۔ تاہم، شرکا کے پاس دن کے دوران بین البینک قرض گیری (کلین یا ریپو) یا مخصوص کاروباری مدت کے دوران ڈسکاؤنٹ ونڈو تک رسائی کا اختیار ہوتا ہے۔ نظام کو ہموار طریقے سے چلانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پرزم کے آپریشنز کے لیے قواعد وضوابط جاری کیے ہیں۔[4] شرکا کے لیے ہیلپ ڈیسک کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ ان کی شکایات کا فوری ازالہ کیا جائے۔

شکل 10.1: پرزم سرگرمیاں

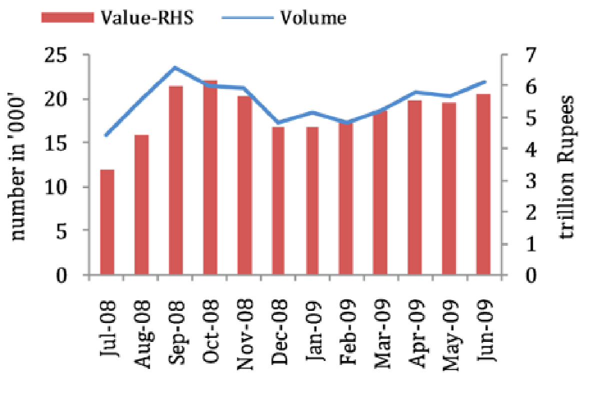

Source: Payment System Department, SBP

مالی سال 09ء کے دوران پرزم نظام کے تحت کل 236,412 سودوں کی ادائیگیاں کی گئیں (**شکل 10.1**)۔ یہ سودے 622 کھرب روپے کے تھے جو کہ جی ڈی پی کا 4.8 گنا ہے۔ سودوں کی تعداد اور ان کی قدر کے رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پرزم سے اوسطاً روزانہ 200 ارب روپے کی 750 ادائیگیاں کی گئیں۔ ہر سودے کی اوسط قدر 250 ملین روپے سے کچھ زیادہ ہے۔ بلند قدر کے سودوں کی چکتائی کے لیے تیار کیا گیا نظام ملکی ادائیگی نظام کے انفرااسٹرکچر کے لیے خوش آئند پیش رفت ہے کیونکہ اس سے نظام اور قرضے کے خطرات کو کم کرنے کے مؤثر انتظام میں مدد ملی ہے۔ اس کے علاوہ بینکوں کو اپنی سیالیت کا زیادہ محتاط انداز میں انتظام کرنے میں مدد ملتی ہے۔

پرزم آپریشن کے پہلے سال میں لین دین کی سرگرمیوں سے سیالیت کے خطرے کے لیے بھاری قدر کے سودوں کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ خصوصاً سودوں کی خام قدریں بینکوں میں نقد ہولڈنگز اور اسٹیٹ بینک میں محفوظ بینکوں کے بقایا جات سے خاصی بلند ہوتی ہیں۔ مالی سال 09ء کے دوران بینکوں کی ہفتہ وار نقد ہولڈنگز اور اسٹیٹ بینک میں بینکوں کے بقایا جات بالترتیب 77.9 ارب اور 201 ارب روپے ہیں جبکہ پرزم سودوں کی خام قدر 622 کھرب روپے ہے۔ اس کا مطلب بلند قدر کے سودوں کے روزانہ بہاؤ کی وجہ سے زیادہ اتار چڑھاؤ ہے یعنی حاصل ہونے والی یا ادا کی جانے والی کل رقم بینکوں میں ذخائر سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ اس سے بینکوں کے سودوں کی ادائیگی کرنے کے لیے آنے والے فنڈز پر انحصار کی بھی عکاسی ہوتی ہے اور اس مظہر کو بینکوں کے درمیان "باہمی انحصاری" کہا جاتا ہے۔ ان رقوم سے بینک کو دیگر بینکوں سے آنے والی رقوم کے سودوں کی چکتائی میں مدد مل سکتی ہے۔ بروقت سودوں کی چکتائی سے شرکا اسی دن اپنے فنڈز کو ری ڈیپلائی کر سکتے ہیں۔ ادائیگی کے نظام کی رفتار سے بین البینک منڈی میں سیالیت پیدا ہوتی ہے اور اس کے محتاط انتظام کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ منڈی کے شرکا کسی بھی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرنے میں جھجک جائیں تو منڈی میں سیالیت کی کمی ہو سکتی ہے اور نظام میں کمزور بینکوں کی موجودگی کے باعث سیالیت کم ہو سکتی ہے کیونکہ دیگر تمام بینک ایسے بینکوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں تردد کرتے ہیں۔

سال کے دوران ناکافی رقوم کی وجہ سے پرزم میں رکاوٹ سے بچنے کے لیے شرکا نے سیالیت امروز کی سہولت استعمال کر کے م س 09ء کی پہلی ششماہی میں 421.8 ارب قرض لیے۔ سیالیت امروز کے روزانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں سیالیت امروز کی مجموعی قرض گیری 43 ارب روپے تھی۔ یہ رقم پرزم میں چکائی جانے والے اوسط 200 روپے یومیہ کے حجم سے خاصی کم ہے۔ مزید یہ کہ یہ سہولت استعمال کرنے والے قرض گیروں کی زیادہ سے زیادہ تعداد صرف 6 تھی جبکہ سسٹم میں 40 براہ راست شرکا ہیں۔

پرزم اور زری پالیسی کا نفاذ

پرزم سے زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت میں تقویت آنے کا امکان ہے، خاص طور پر وہ زری پالیسی جو منڈی پر مبنی میکانیت پر چلائی جاتی ہے کیونکہ پاکستان میں زری پالیسی اور ادائیگی کے نظام میں دوطرفہ قریبی ربط پایا جاتا ہے۔ ایک جانب مالی سودوں کی ادائیگی کی رفتار کے باعث ادائیگی کا بہتر اور مؤثر نظام زر کی طلب اور زری پالیسی کے چند آلات کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے اور دوسری جانب زری پالیسی ادائیگی کے نظام میں دستیاب سیالیت اور سودوں کی چکتائی کے 'موقع گھاٹا' پر اثر

[4] پرزم آپریٹنگ رولز http://www.sbp.org.pk/rtgs/PRISM-OprRules.pdf

انداز ہوتی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے پاس بینکاری نظام کے لازمی نقد محفوظ زری پالیسی و ادائیگی نظام کے انفراسٹرکچر کے مابین اہم رابطے کا کام انجام دیتا ہے۔ بین البینک سودوں کی ادائیگی کے ذریعے اور زری پالیسی کے جز کی حیثیت سے نقد محفوظ کی سطح میں تبدیلی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

مزید برآں اسٹیٹ بینک نے شرح سود کوریڈور متعارف کروایا ہے" جس سے قلیل مدت میں منڈی کی شرح سود میں تغیر پذیری کم ہوگی اور زری پالیسی کے نفاذ میں شفافیت آئے گی"[5] جو 17 اگست 2009ء سے نافذ العمل ہے۔اس کے علاوہ یہ بینکاری نظام میں فاضل ذخائر پر بھی اثر مرتب کرے گا۔اس میکانیت کے تحت اب جدولی بینکوں اور اوّلین ڈیلرز کو دن کے اختتام پر اسٹیٹ بینک کے ساتھ فلور ریٹ پر اضافی فنڈ زرکھنے کی سہولت حاصل ہوئی ہے جس سے اضافی رقوم کی لاگت / رعایت میں کمی ہوگی۔اس کے نتیجے میں آئندہ مہینوں میں بینکوں کے پاس اضافی رقوم رکھنے کے رجحان میں تبدیلی آسکتی ہے۔مزید برآں بین البینک منڈی میں سیالیت اور بینکوں میں اضافی فنڈز کی سطح میں ممکنہ کمی کی بروقت معلومات دستیاب ہوتی ہیں جو قلیل مدت میں اسٹیٹ بینک کے زری انتظام پر اثر انداز ہوسکتی ہیں۔

اگلے سیکشن میں خردہ سودوں میں پیش رفت کا جائزہ دیا گیا ہے۔

10.3 خردہ ادائیگی کا نظام

حالیہ برسوں میں پاکستان میں خردہ ادائیگی کے نظام میں نمایاں تبدیلی آئی ہے جس کا سبب برقی بینکاری کا بڑھتا ہوا کردار ہے، خاص طور پر کم قدر کے سودوں میں۔ اگرچہ مالی سال 09ء کے دوران زیر گردش کرنسی اور امانتوں کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے اور خصوصاً افراد کے درمیان نقد ادائیگی کے طریقہ کار کو ترجیح دی جاتی ہے تاہم مالی سال 09ء میں خردہ سودوں کی تعداد (کاغذی اور الیکٹرانک) بڑھ کر 495.1 ملین ہوگئی جبکہ مالی سال 08ء میں ان کی تعداد 459.3 ملین تھی (**شکل 10.2**)۔اسی طرح مالی سال 09ء میں سودوں کی قدر بڑھ کر 155.4 ملین روپے ہوگئی جبکہ مالی سال 08ء میں ان کی قدر 151.3 ملین روپے تھی۔ یہ پیش رفت ادائیگی کے مؤثر نظام کی ترقی کے لیے حوصلہ افزا ہے کیونکہ کاغذی لین دین کے مقابلے میں غیر نقد رقوم (کاغذی اور الیکٹرانک) کے خردہ سودے کم لاگت کے ہوتے ہیں اور جلدی ہوجاتے ہیں۔نقد رقوم کے سودوں میں ہاتھ سے شمار کرنا، نوٹوں کی تصدیق کرنا اور ان کی ذخیرہ کاری کا انتظام کرنا ہوتا ہے اس لیے ان سودوں میں وقت اور لاگت بڑھ جاتی ہے۔ مزید یہ کہ امن وامان کی خراب صورتحال میں کرنسی نوٹوں کی چوری یا لٹنے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔تاہم، ان خدشات کے باوجود لوگ نقد ادائیگی کو ترجیح دیتے ہیں جس کی کئی وجوہات ہیں: آگاہی کا فقدان، کم مالی نفوذ کے باعث ادائیگی کے دیگر ذرائع تک محدود رسائی، ٹیکس چوری سے متعلق مسائل، لین دین کے دستاویزات کو نظر انداز کرنا وغیرہ۔

شکل 10.2: خردہ سودوں کی تعداد

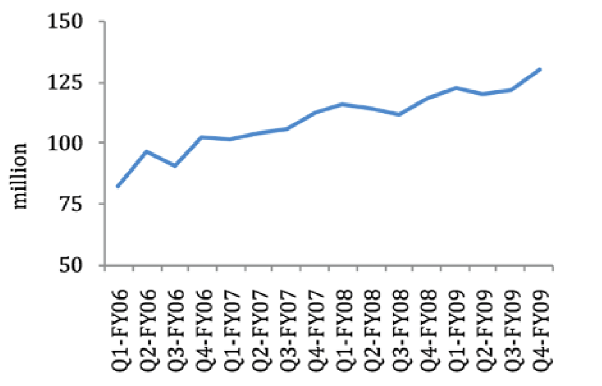

Source: SBP

شکل 10.3: الیکٹرانک سودوں کا حصہ

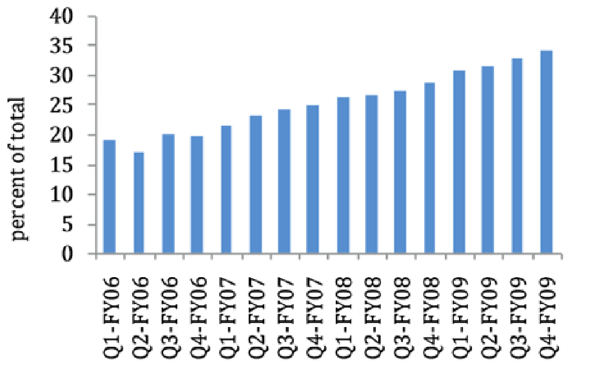

Source: SBP

مالی سال 09ء میں غیر نقد لین دین میں الیکٹرانک سودوں کی تعداد میں سال بسال 28.4 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ اسی عرصے کے دوران کاغذی سودوں میں 0.1 فیصد کے معمولی اضافے سے ان کی تعداد بڑھ کر 335.3 ملین ہوگئی۔شرح نمو میں پایا جانے والا یہ فرق مجموعی سودوں میں الیکٹرانک سودوں کے حصے میں اضافے سے بالکل واضح ہوتا ہے (**شکل 10.3**) جس کا بنیادی

[5] شعبہ ملکی بازار و زری انتظام سرکلر نمبر 1 بتاریخ 15 اگست 2009ء۔

سبب برقی بینکاری کے انفراسٹرکچر میں بہتری، اسٹیٹ بینک کی طرف سے پالیسی ماحول کی فراہمی اور بینکوں کی جانب سے نئی مصنوعات متعارف کرانا ہے۔

شکل10.4: غیر نقد سودوں کی مجموعی قدر میں کاغذی سودوں کا حصہ

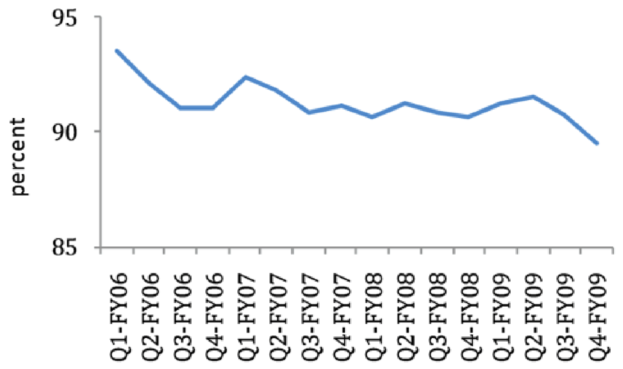

Source: SBP

شکل10.5: سودوں کا اوسط حجم

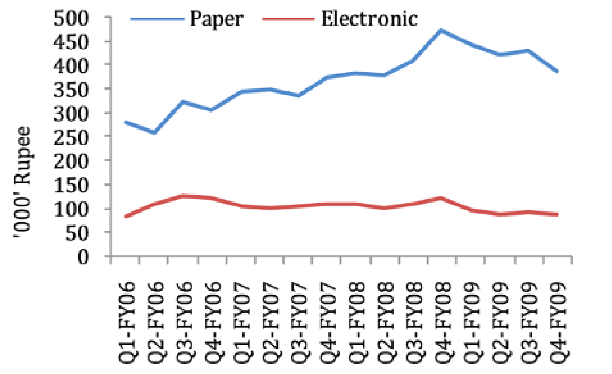

Source: Payment System Department, SBP

اس پیش رفت کے باوجود غیر نقد ادائیگی کے طریقہ کار میں کاغذی لین دین اب بھی غالب ہے۔ اگرچہ اس کی اہمیت میں بتدریج کمی واقع ہورہی ہے اس لیے مالی سال09ء کے دوران مجموعی سودوں میں اس کا حصہ 67.7 فیصد ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ غیر نقد سودوں کی کل رقم میں کاغذی لین دین کی قدر تقریباً 90 فیصد ہے (**شکل10.4**)۔ سودوں کی مجموعی تعداد کے مقابلے میں کاغذی لین دین کی مجموعی قدر میں حصہ نسبتاً زیادہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ الیکٹرانک سودوں کے مقابلے میں کاغذی سودوں کی قدر زیادہ ہے۔ سودوں کا اوسط حجم اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے (**شکل10.5**) جو الیکٹرانک سودوں کے اوسط حجم کا چار گنا زیادہ ہے۔ ان رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادائیگی کا الیکٹرانک طریقہ بنیادی طور پر افراد استعمال کرتے ہیں جبکہ کاروبار میں ادائیگی کے لیے کاغذی سودوں کے طریقے کو ترجیح دی جاتی ہے۔

کاغذی لین دین پر اس انحصار کے باعث اسٹیٹ بینک ان کی چکتائی کے عمل میں تیزی لانے کی کوشش کررہا ہے۔ اس کے لیے ستمبر 1995ء میں نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لیٹیشن ٹیکنالوجیز پرائیوٹ لمیٹڈ (این آئی ایف ٹی) قائم کیا گیا جو کہ چھ کمرشل بینکوں[6] اور ایک نجی کمپنی کا ساجھے کا کاروبار ہے۔ یہ ادارہ چیک کلیرنگ، اسی روز ہونے والی کلیرنگ (2 گھنٹے کے اندر کلیرنگ خدمات)، شہروں کے درمیان کلیرنگ اور بین الشاخ اور بین البینک چکتائی کی خدمات فراہم کرتا ہے۔ مئی 2009ء تک کے[7] اعدادوشمار کے مطابق نفٹ 20 ڈیٹا سینٹرز کے ساتھ 185 اہم شہروں میں موجود 40 کمرشل بینکوں کی 5,571 شاخوں (یعنی 90 فیصد سے زائد آن لائن شاخیں) میں خدمات فراہم کررہا ہے۔ اس لحاظ سے نفٹ بینکاری نظام میں کاغذی سودوں کی چکتائی میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کررہا ہے۔

اس سیکشن کے باقی حصے میں بینکاری شعبے کی طرف سے کاغذی اور برقی بینکاری کو پیش کی جانے والی خدمات کے اجزائے ترکیبی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

10.3.1 کاغذی لین دین

نقد نکلوانے، رقم کی منتقلی اور کلیرنگ کے لیے چیک سب سے زیادہ استعمال ہونے والا کاغذی آلہ ہے تاہم دیگر آلات میں پے آرڈرز، ڈیمانڈ ڈرافٹس، ٹیلی گرافک منتقلیاں شامل ہیں۔ کاغذی آلات کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال09ء کے دوران مجموعی کاغذی سودوں میں 47 فیصد حصہ چیک کے ذریعے نکلوائی جانے والی رقوم کا ہے (**شکل10.6**) اور مجموعی کاغذی سودوں میں چیک پر مبنی تمام سودوں (رقم نکلوانا، منتقل اور کلیرنگ کرنا) کا حصہ تقریباً 94 فیصد ہے۔ رقم کے لحاظ سے ان سودوں کی قدر 1413 کھرب روپے (مالی سال09ء کے لیے جی ڈی پی کا 10.8 گنا) ہے جو کہ کاغذی سودوں کی کُل قدر کا تقریباً 90 فیصد ہے۔ ان اعدادوشمار سے ادائیگی نظام کے وظائف میں کاغذی آلات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

[6] ان بینکوں میں حبیب بینک لمیٹڈ، ایم سی بی بینک لمیٹڈ، نیشنل بینک آف پاکستان، یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، الائیڈ بینک لمیٹڈ اور فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ شامل ہیں۔

[7] نفٹ ویب سائٹ پر دستیاب تازہ ترین معلومات۔

10.3.2 برقی بینکاری کی سرگرمیاں

حالیہ برسوں میں برقی بینکاری میں شاندار نمو ہوئی ہے۔ مالی سال09ء کے دوران برقی بینکاری کے انفراسٹرکچر اور سرگرمیوں میں نمایاں بہتری حالیہ رجحانات کا ہی تسلسل ہے۔ مالی سال09ء کی چوتھی سہ ماہی میں الیکٹرانک سودوں کی سہ ماہی تعداد 44.5 ملین تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال07ء کے اسی عرصے کے دوران ان کی تعداد28 ملین تک تھی جو گذشتہ دو برسوں میں 58.9 فیصد اضافے کو ظاہر کررہا ہے (**شکل 10.7**)۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر میں برقی بینکاری کی خدمات کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ حوصلہ افزا پیش رفت ہے کیونکہ برقی بینکاری دوردراز علاقوں میں مالی خدمات پہنچانے کے لیے بااعتماد حل فراہم کرتی ہے۔

الیکٹرانک سودوں کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی الیکٹرانک سودوں میں اے ٹی ایم سودوں کا حصہ 50 فیصد سے زیادہ ہے اور وقت کے ساتھ ان سودوں کے حصے میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے (**شکل 10.8**)۔ اے ٹی ایم کارڈ ہولڈرز کی بڑھتی ہوئی تعداد اور اے ٹی ایم کے ذریعے فراہم کی جانے والی خدمات دونوں میں اضافے کی وجہ سے ان کے سودوں میں اضافہ ہوا ہے۔ الیکٹرانک سودوں میں بروقت آن لائن بینکاری سودے دوسرا بڑا عنصر ہے۔ مالی سال09ء کے دوران الیکٹرانک سودوں میں ان کا حصہ 29.6 فیصد ہے۔ مجموعی الیکٹرانک سودوں میں مجوزہ جگہوں سے فروخت (POS) سودوں کا حصّہ تقریباً 11.4 فیصد ہے جبکہ انٹرنیٹ، موبائل بینکاری اور کال سینٹرز کا مجموعی الیکٹرانک سودوں میں حصہ صرف 1.9 فیصد ہے۔

شکل 10.6: مالی سال 09ء میں کاغذ پر مبنی وثیقوں کی ہیئت ترکیبی

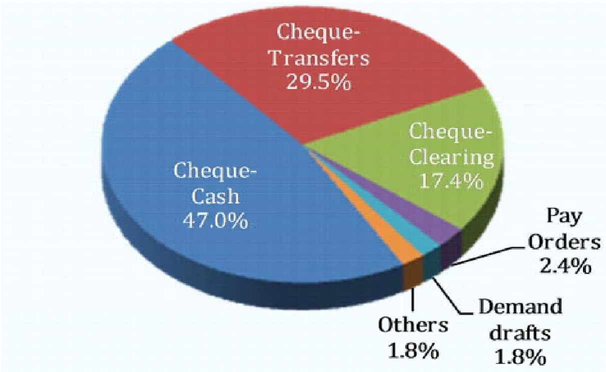

Source: Payment System Department, SBP

شکل 10.7: الیکٹرانک سودوں کے سہ ماہی رجحانات

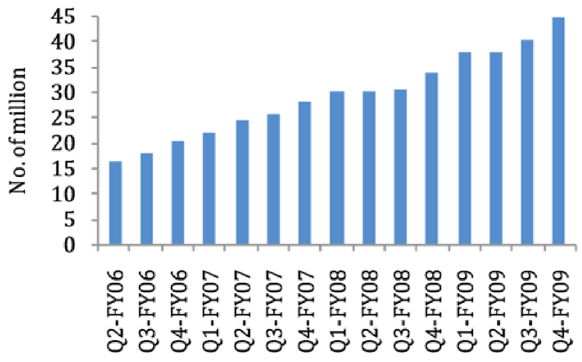

Source: Payment System Department, SBP

شکل 10.8: الیکٹرانک سودوں کی ہیئت ترکیبی

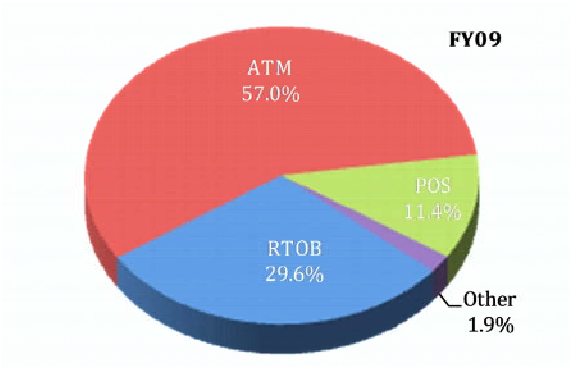

Source: SBP

بروقت آن لائن بینکاری

پاکستان میں بینک 1990ء کے اوائل سے بینکاری خدمات کی آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے اور صارفین کو بروقت آن لائن بینکاری خدمات فراہم کرنے کی مسلسل کوششیں کررہے ہیں۔ تاہم، گذشتہ چند برسوں (2004ء سے) کے دوران ان سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے۔ اس عرصے کے دوران معاشی سرگرمیوں میں تیزی کے ساتھ بینکاری شعبے میں غیر معمولی نمو دیکھی گئی ہے۔ مالی سال 09ء کے اختتام پر بروقت آن لائن بینکاری کی آن لائن شاخوں کی تعداد بڑھ کر 6,040 ہوگئی ہیں جبکہ 2000ء کے اختتام پر ان کی تعداد 322 اور 2004ء میں 1,738 تھی۔

مالی سال09ء آخر جون تک بینک کی مجموعی شاخوں میں آن لائن شاخوں کا حصہ 68.2 فیصد تھا۔ ان تمام شاخوں میں بروقت آن لائن بینکاری کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں جس میں نقد نکلوانا، جمع کروانا اور فنڈز کی منتقلی شامل ہے۔ بروقت آن لائن بینکاری کے حالیہ اعدادوشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 09ء کے دوران

جدول10.1: بروقت آن لائن بینکاری میں رجحانات

	م س07ء	م س08ء	م س09ء
آن لائن شاخوں کی تعداد	4,179	5,282	6,040
سودوں کی تعداد '000' میں	30,733	36,855	47,279
سودوں کی رقوم ارب روپے میں	10,091	13,317	13,538
سودوں کا اوسط حجم '000' میں	328.3	361.3	286.3
اوسط سودے فی دن '000' میں	84.2	101.0	129.5

ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، اسٹیٹ بینک

سودوں کی تعداد سال بسال 28.3 فیصد اضافے سے 47.3 ملین ہوگئی (**جدول 10.1**)۔ ان سودوں کی قدر 135 کھرب تھی جو کہ گذشتہ سال کی قدر سے صرف 1.7 فیصد زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ اوسط حجم کے سودوں میں کمی سے بھی ظاہر ہوتا ہے جن کی قدر مالی سال09ء میں کم ہوکر 286,343 روپے ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال یہ 361,335 روپے تھی۔ اس کمی کے باوجود بروقت آن لائن بینکاری کے اوسط سودوں کے نسبتاً بڑے سائز سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سہولت بنیادی طور پر کارپوریٹ شعبہ استعمال کرتا ہے۔ مالی سال09ء کے دوران سودوں کی تعداد کی سال بسال نمو میں بہتری کے ساتھ ان سودوں کی قدر میں معمولی اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ شعبے کو سیالیت کے مسائل کا سامنا رہا ہوگا کیونکہ کارپوریٹ شعبے نے اپنے فنڈز کا انتظام چلانے کے لیے بڑی تعداد میں چھوٹی رقوم کے سودے کیے ہیں۔

اے ٹی ایم

اے ٹی ایم ملک بھر میں وسیع پیمانے پر خردہ بینکاری کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ اہم سہولتوں میں نقد رقم نکلوانا، بلوں کی ادائیگی، فنڈز کی منتقلی، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی، رقم جمع کروانا، بیلنس کی معلومات، چیک بُک کی درخواست، کھاتے کا مختصر گوشوارہ وغیرہ شامل ہیں۔ **جدول 10.2** سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال09ء کے دوران ملک میں استعمال ہونے والے اے ٹی ایم کی تعداد میں 878 اضافے سے 3,999 ہوگئی جو کہ مالی سال 08ء کے دوران 827 کے اضافے سے زیادہ ہے۔ بینکوں کے لیے مشکل حالات ہونے کے باوجود یہ حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔[8]

جدول10.2: اے ٹی ایم لین دین میں رجحانات

	م س07ء	م س08ء	م س09ء
اے ٹی ایم کی تعداد	2618	3,523	3,999
سودوں کی تعداد '000' میں	51,511	67,912	91,125
سودوں کی رقوم ارب روپے میں	316.2	4,53.0	668.5
سودوں کا اوسط حجم '000' میں	6139	6670	7336
اوسط سودے فی دن '000' میں	141.1	186.1	249.7

ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، اسٹیٹ بینک

اس پیش رفت کے ساتھ اے ٹی ایم سودوں کی تعداد مالی سال08ء میں 67.9 ملین سے بڑھ کر مالی سال09ء میں 91.1 ملین ہوگئی۔ مالی سال09ء کے دوران اوسطاً ہر اے ٹی ایم سے روزانہ 71 سودے ہوئے جبکہ مالی سال08ء میں 69 ہوئے تھے۔ مالی سال09ء میں اوسط قدر فی اے ٹی ایم لین دین میں بھی بتدریج 7,336 روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال08ء میں 6,670 روپے تھی۔ اس اضافے کا اہم سبب اے ٹی ایم استعمال کے ذریعے فنڈز کی منتقلی کی سہولتوں کی فراہمی اور بلند گرانی کے باعث زیادہ نقد رقوم نکلوانا ہے۔

اے ٹی ایم سودوں کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے اے ٹی ایم بنیادی طور پر نقد رقم نکلوانے اور کھاتے سے متعلق معلومات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ دیگر خدمات بشمول فنڈز کی منتقلی، رقم جمع کروانا اور یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی کا مجموعی سودوں کی تعداد میں حصہ صرف 2.0 فیصد ہے۔ مالی سال09ء کے دوران خاص طور پر اے ٹی ایم کے ذریعے فنڈز کی منتقلی کے سودے صرف 1.8 ملین ہوئے جن کی اوسط قدر 48,311 روپے ہے۔ تاہم، مالی سال09ء کے دوران ان کی سال بسال نمو 139 فیصد ہے جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس سہولت کے سلسلے میں اے ٹی ایم پر انحصار بڑھ گیا ہے۔

اے ٹی ایم کے ذریعے رقم جمع کروانے کی سہولت ابھی بھرپور انداز میں شروع نہیں ہوئی ہے کیونکہ یہ سہولت تمام اے ٹی ایمز پر دستیاب نہیں ہے۔ صرف کچھ بینک اے ٹی ایم کے ذریعے رقم جمع کروانے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ رقم جمع کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو ایک نوٹ یا گڈی وصول کی جاتی ہے یا پھر لفافہ وصول کیا جاتا ہے۔ مالی سال09ء کے دوران اے ٹی ایم کے ذریعے رقوم جمع کروانے کے 21 ہزار سودے ہوئے جن کی قدر 235 ملین روپے تھی۔ اے ٹی ایم سودوں کے کُل حجم کے لحاظ سے ان کا حصہ صرف 0.02 فیصد ہے۔ اے ٹی ایم کی اس سہولت میں رفتہ رفتہ ہی اضافے کی توقع ہے کیونکہ عام طور پر صارفین میں اس کے استعمال کے بارے میں آگہی کا فقدان ہے اور انہیں اپنی رقم کھودینے کا خطرہ ہوتا ہے۔

[8] تفصیلات مالی استحکام کا جائزہ کے زیرِ نظر ایڈیشن کے باب 4 "بینکاری شعبے کا استحکام" میں۔

یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی کے لیے اے ٹی ایم کا استعمال بھی ایک نئی سہولت ہے۔ مالی سال09ء کے دوران کُل 44,807 بلوں کی ادائیگی کے سودے ہوئے جن کی قدر 80 ملین روپے تھی اور ان کا اوسط 1,800 روپے تھا۔ اے ٹی ایم کے ذریعے اس سہولت کے استعمال میں اضافے کا امکان ہے کیونکہ ایک ماہ میں ہر گھر کو کم از کم تین یوٹیلٹی بل ادا کرنے پڑتے ہیں۔

مجوزہ جگہوں سے فروخت (POS) کی لین دین

برقی بینکاری ملک بھر میں مختلف جگہوں پر ادائیگیاں کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ آخر جون مالی سال09ء تک ملک میں 49,715 پی او ایس مشینیں کام کر رہی ہیں۔ اسی عرصے کے دوران کریڈٹ کارڈ سے 1.7 ملین[9] اور ڈیبٹ کارڈ سے 6.4 ملین کے پی او ایس سودے کیے گئے۔ مالی سال09ء کے دوران پی او ایس مشینوں سے کیے جانے والے سودوں کی تعداد میں سال بسال 4.5 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور وہ بڑھ کر 18.3 ملین ہو گئے جبکہ ان کی قدر 30.1 فیصد سال بسال اضافے سے بڑھ کر 89.6 ملین روپے ہوگئی (**جدول 10.3**)۔ سودوں کی تعداد میں بتدریج نمو کا سبب معاشی سرگرمیوں میں مجموعی سست روی ہے تاہم ان سودوں کی قدر میں 30 فیصد سے زائد اضافہ معیشت پر گرانی کے بلند دباؤ کی عکاسی کرتا ہے۔[10]

جدول 10.3: پی او ایس لین دین میں رجحانات

	م س07ء	**م س08ء**	**م س09ء**
سودوں کی تعداد '000' میں	15,589	17,485	18,280
سودوں کی رقوم 'ارب روپے' میں	53.7	68.8	89.6
سودوں کا اوسط حجم '000' میں	3447	3937	4901
اوسط سودے فی دن '000' میں	42.7	47.9	50.1

ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، اسٹیٹ بینک

دیگر طریقوں کے الیکٹرانک سودے

مذکورہ بالا سہولتوں کے علاوہ بینکاری شعبہ فون بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری، موبائل بینکاری اور انٹرنیٹ بیوپار بینکاری کی سہولتیں بھی فراہم کرتا ہے۔ ان تمام سہولتوں کا استعمال ابھی تک محدود ہے کیونکہ مجموعی الیکٹرانک سودوں میں ان کا حصہ صرف 1.9 فیصد ہے۔ ان لین دین کے طریقوں میں ہونے والی پیش رفت کے چند پہلو یہ ہیں:

- انٹرنیٹ بینکاری ادائیگیوں اور الیکٹرانک فنڈز کی منتقلی کی سہولتیں فراہم کرتی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ابھی انٹرا بینک کھاتے سے کھاتے تک فنڈز منتقل کرنے تک محدود ہے۔ مالی سال09ء کی آخری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 22.2 ارب روپے کے 0.6 ملین سودے ہوئے۔
- بہت کم بینک کال سینٹر / انٹرایکٹو وائس ریسپونس (IVR) کے ذریعے بھی مالی خدمات کی پیشکش کرتے ہیں۔ مالی سال09ء کے دوران بینکوں میں 0.3 ملین سودے ہوئے جن کی مالیت 1.8 ارب روپے تھی۔
- پاکستان میں کچھ بینک موبائل بینکاری کی محدود سہولت فراہم کرتے ہیں جس میں موبائل فون کے ذریعے ادائیگی، کھاتے سے کھاتے میں رقوم کی منتقلی اور یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی شامل ہے۔ مالی سال09ء کے دوران بینکوں میں 71,240 سودے ہوئے جن کی مالیت 15.7 ملین روپے ہے۔
- بینک صارفین کو انٹرنیٹ بیوپار کھاتہ کھولنے کی سہولت فراہم کرتا ہے جو کہ انٹرنیٹ بیوپار بینکاری کا حصہ ہے۔ مالی سال09ء میں مجموعی طور پر 19 مرچنٹ کھاتے تھے جسے شعبہ خدمات اور این جی اوز استعمال کرتے ہیں۔ مالی سال09ء میں بینکاری شعبے میں اس ذریعے سے 52,860 سودے ہوئے جن کی مالیت 372.3 ملین روپے ہے۔

برقی بینکاری کے ذریعے سرحد پار لین دین

برقی بینکاری اے ٹی ایم، پی او ایس مشین اور انٹرنیٹ بینکاری کے ذریعے سرحد پار سودوں کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ ان سودوں میں پی او ایس سودے کا حصہ زیادہ ہے۔ خاص طور پر مالی سال09ء میں پی او ایس سودوں میں اندرونی ترسیلات (رقوم کی آمد) کی قدر 62.7 فیصد اور بیرون ملک ترسیلات (رقوم کا اخراج) 78.5 فیصد ہے۔ برقی بینکاری کے ذریعے سرحد پار لین دین میں مالی سال09ء کے دوران آنے والی رقوم 24.3 ارب روپے تھی جبکہ باہر بھیجی جانے والی رقوم 13 ارب روپے تھی۔

[9] اس میں 2,468 شریعت سے ہم آہنگ کریڈٹ کارڈ بھی شامل ہیں۔

[10] مالی سال09ء کے دوران گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 20.8 فیصد تھی۔

انٹرنیٹ سودوں میں بیرونی رمقامی انٹرنیٹ بیوپاریوں کی طرف سے اشیا وخدمات کی خریداری بھی شامل ہیں۔ مالی سال09ء کے دوران ان سودوں سے آنے والی رقوم صرف0.3 ارب روپے تھی جبکہ باہر بھیجی جانے والی رقوم 1.1 ارب روپے تھی۔ مالی سال09ء میں انٹرنیٹ کے ذریعے کی جانے والی لین دین میں آنے والی رقوم24.3 ارب روپے تھی جبکہ باہر بھیجی جانے والی رقوم 1.7 ارب روپے تھی۔

اگرچہ الیکٹرانک سودوں کی مجموعی قدر میں ان سودوں کا حصّہ معمولی ہے تاہم سرحد پار لین دین میں اضافے کا امکان ہے کیونکہ عالمی معیشت کی بحالی حوصلہ افزا ہے جس کے نتیجے میں تجارتی سرگرمیاں بڑھنے کی توقع ہے۔

برقی بینکاری کی سرگرمیوں میں اضافے سے بینکاری نظام کی آپریشنل کارکردگی میں بہتری آئی ہے اور بینکاری خدمات دور دراز علاقوں تک پہنچی ہیں۔ ان سرگرمیوں سے بینکاری شعبے کے خاکہ خطر میں ایک اور اضافہ ہوگیا ہے۔ خصوصاً برقی بینکاری خدمات کے بڑھتے ہوئے استعمال کی وجہ سے تیسرے فریق کی جانب سے فراہم کی جانے والی معلومات پر بینکوں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے جو اطلاعاتی سیکورٹی خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ سودوں کی نوعیت کے لحاظ سے اطلاعاتی سیکورٹی خطرے کی مخصوص نوعیت تبدیل ہوتی ہے۔ معلوماتی سودوں (جیسے بیلنس کی معلومات، مختصر اسٹیٹمنٹ، چیک بک کی درخواست وغیرہ) میں خطرے کا امکان کم ہوتا ہے تاہم لین دین کی خدمات کے لیے نسبتاً زیادہ خطرہ ہوسکتا ہے۔ اطلاعاتی سیکورٹی خطرہ خدمات کے حصول کے ذرائع کے لحاظ سے تبدیل ہوتا ہے اس سے انٹرنیٹ بینکاری میں خطرے کا امکان زیادہ ہوتا ہے جبکہ مختلف اقسام کے کارڈز کے ذریعے کیے گئے سودوں میں خطرے کا امکان ہے۔ انٹرنیٹ بینکاری میں اگر نیٹ ورک کی رسائی عام ہے تو بینک وائرس، ہیکروں، اندرونی حملوں، ڈیٹا کی چوری، ڈیٹا کی تباہی جیسے خطرات کی زد میں آتے ہیں۔ تیز رفتار ٹیکنالوجی آنے سے اس طرح کے خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

نئے خطرات میں اضافے کے علاوہ برقی بینکاری سرگرمیوں میں اضافے سے بینکوں کو درپیش روایتی خطرے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ برقی بینکاری کے استعمال سے بینکوں کی خطرہ سیالیت پر اثر پڑتا ہے کیونکہ بینکوں کے اثاثہ جات اور امانتوں میں تغیر پذیری میں ممکنہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح برقی بینکاری کی سرگرمیاں ناقص طریقے سے کرنے سے اس کی ساکھ کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ ان تمام مسائل سے باخبر ہونے کی وجہ سے اسٹیٹ بینک اور بینکوں نے برقی بینکاری کی خدمات سے متعلق خطرات کو کم کرنے کے لیے کوششیں کی ہیں۔ مزید برآں حکومت نے برقی بینکاری خدمات کو قانونی بنیاد فراہم کرنے کے لیے پیمنٹ سسٹم اینڈ الیکٹرانک فنڈ زٹرانسفر ایکٹ 2007ء جاری کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے پاکستان میں اسٹیٹ بینک نے اے ٹی ایم اور کریڈٹ کارڈ کاروبار کے لیے آپریشنل ہدایات جاری کی ہیں۔ یہ ہدایات کم سے کم آپریشنل معیارات اور برقی بینکاری خدمات سے متعلق خطرات کا انتظام کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

10.4 ماحصل

پرزم کے نفاذ سے مالی سال09ء کے دوران پاکستان میں ادائیگی نظام کے انفرااسٹرکچر نے ایک اہم سنگ میل عبور کیا ہے کیونکہ اس نظام سے بلند قدر کے سودوں میں شامل خطرات کو کم کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک شرکا کے ساتھ مل کر طریقہ کار کو ہموار بنانے پر کام کر رہا ہے جیسے بین البینک فنڈز اور تمسکات کے سودوں کے لیے کاغذی آلات کو ترک کرنا۔ جہاں تک چھوٹی قدر کے خردہ سودوں کی بات ہے تو اس سال برقی بینکاری میں نمایاں نمو ہوئی ہے۔ بینک اپنے مسلسل بہتر انفرااسٹرکچر کو استعمال کرتے ہوئے برقی بینکاری کے لیے جدید مصنوعات متعارف کروا رہے ہیں۔ سال کے دوران آن لائن شاخوں اور اے ٹی ایم میں بالترتیب 758 اور 878 اضافہ ہوا ہے۔ برقی بینکاری سرگرمیوں کے بڑھنے سے بینکوں کی آپریشنل کارکردگی میں اضافہ ہوا ہے اور اسٹیٹ بینک برقی بینکاری کاروبار سے جڑے تمام خطرات کو روکنے اور پالیسی ماحول بنانے میں کوشاں ہے۔